السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سادات کرام زکوۃ لے سکتے ہیں یا نہیں اگر اس طرح کی کوئی حدیث ہو تو بیان فرمائیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فی الواقع کوئی حدیث صحیح یا ضعیف ایسی نہیں آئی ہے جس سے اہل بیت کے لیے اخذ زکوۃ کا جواز ثابت ہو سکتا ہو بلکہ احادیث سے صاف صاف یہی ثابت ہے کہ اہل بیت پر زکوۃ حرام ہے اور علامہ ابو طالب اور ابن قدامہ اور ابن رسلان نے اس حرمت پر اجماع کا دعوے کیا ہے یعنی یہ کہا ہے کہ تمام علماء کے نزدیک بالاتفاق اہل بیت پر زکوۃ حرام ہے سبل السلام میں ہے :

"ابو طالب اور ابن قدامہ اور ابن رسلان نے دعویٰ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر زکوۃ کے حرام ہونے پر امت کا اجماع ہے "

مگر ابو عصمۃ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اس زمانہ میں بنی ہاشم کو زکوۃ دینا اور ان کو لینا جائز ہے اور اسی روایت کی بنا پر متاخرین حنفیہ نے یہ فتوی دیا ہے کہ بنی ہاشم کو زکوۃ لینا درست ہے لیکن ابو عصمت کی یہ روایت احادیث صحیحہ کے صریح خلاف ہے ایک نہیں بہت سی حدیثیں اس روایت کو رد کرتی ہیں اور عند الحنفیہ بھی اس روایت پر فتوی نہیں ہے کیونکہ یہ روایت ظاہر الذہب اور ظاہر الروایات کے خلاف ہے رسائل الارکان میں ہے ۔

" سَمِعتُ أَبَا هُرَيرَةَ - رضی اللہ عنہ - قَالَ : "أَخَذَ الحَسَنُ بنُ عَلِيٍّ - رضی اللہ عنہما - تَمرَةً مِن تَمرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - : كِخٍ كِخٍ ، لِيَطرَحَهَا ثُمَّ قَالَ : أَمَا شَعَرتَ أَنَّا لَا نَأكُلُ الصَّدَقَةَ" ؟ وبالسند قال : (حدثنا آدم) بن أبی إیاس قال : (حدثنا شعبة) بن الحجاج قال : (حدثنا محمد بن زیاد) الجمحی مولاہم (قال : سمعت أبا ہریرة - رضی اللہ عنہ - ، قال : أخذ الحسن بن علی - رضی اللہ عنہما - تمرة من تمر الصدقة فجعلها فی فیه) زاد أبو مسلم الکجی فلم یفطن له النبی - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - حتی قام ولعابه یسیل فضرب النبی - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - شدقه (فقال النبی - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ -) : (کخ کخ ، لیطرحها) . بفتح الکاف وکسرها وبسکون الخاء مثقلا ومخففا وبکسرها منونة وغیر منونة فهی ست لغات ، وروایة أبی ذر : کِخٍ کِخٍ بکسر الکاف وسکون الخاء مخففة "[1]

اور بحر الرایق میں ہے :

"وفی البحر الرائق شرح کنز الحقائق وهو حنفی : وَأَطلق الحکم فی بنی هاشم ولم یقیده بزمان ولا بشخص للإشارة إلی رد روایة أبی عصمة عن الإمام أنه یجوز الدفع إلی بنی هاشم فی زمانه لأن عوضها وهو خمس الخمس لم یصل إلیهم لإهمال الناس أمر الغنائم وإیصالها إلی مستحقها ، وإذا لم یصل إلیهم العوض عادوا إلی المعوض ، وللإشارة إلی رد الروایة بأن الهاشمی یجوز له أن یدفع زکاته إلی هاشمی مثله ، لأن ظاهر الروایة المنع مطلقا انتهی ". [2]

الحاصل بنی ہاشم کو زکوۃ لینا جائز نہیں ہے کسی حدیث سے اس کا جواز ثابت نہیں یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور تمام آئمہ دین کا اور عند الحنفیہ بھی یہی مفتی بہ اور ظاہر الذہب وظاہر الروایت ہے ہاں زکوۃ کے سوا نفلی صدقات کی نسبت علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک نفلی صدقات بھی بنی ہاشم پر حرام ہیں اور اکثر حنفیہ کے نزدیک جائز ہے اور حنابلہ اور شافعیہ کے نزدیک بھی علی القول الصحیح جائز ہے سبل السلام میں ہے ۔

"وقد ذہب طائفة إلی تحریم صدقة النفل أیضا علی الآل واخترناه فی (حواشی ضوء النهار) لعموم الأدلة "[3]

اور فتح الباری میں ہے :

"وثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم "الصدقة أوساخ الناس "کما رواه مسلم ,ویؤخذ من هذا جواز التطوع دون الفرض "[4]

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ ۔

---

[1] ۔ بنی ہاشم کو زکوۃ جائز نہیں ہے اس کی ایک دلیل پہلے گزر چکی ہے اور یہ بھی ہے کہ امام حسن علی زکوۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لیکر منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پھینک دے کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہمارے لیے زکوۃ اور صدقہ حلال نہیں ہے اور اس مضمون کی اتنی حدیثیں ہیں کیا ان کو متواتر کہا جا سکتا ہے فتح القدیر میں ہے کہ ابو عصمہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اس زمانہ میں بنی ہاشم کو زکوۃ دینا جائز ہے اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ممنوع تھا کیونکہ ان کو کوئی عطیہ نہیں ملتا اور ان کو حاجت تو آج بھی موجود ہے اور بعض متاخرین نے اسی پر فتوی دیا ہے اور یہ سب غلط اور خطا ہے کیونکہ نصوص کے برخلاف ہے ۔

[2]۔ بنی ہاشم کے متعلق حکم عام ہے کسی زمانہ اور شخص کی تخصیص نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ ابو عصمۃ سے روایت مراد ہے کہ بنی ہاشم اس زمانہ میں زکوۃ دینا جائز ہے یا یہ قول کہ ہاشمی ہاشمی سے زکوۃ لے سکتا ہے کیونکہ ہر روایت میں مخالفت ہے ۔

[3] ۔ اہل بیت پر نفلی صدقہ کی حرمت کی بھی ایک جماعت قائل ہے اور میں یہی پسند ہے کیونکہ دلائل میں عموم ہے ۔

[4]۔ آل نبی پر نفلی صدقہ کے جواز کی ایک جماعت احناف شوافع اور حنابلہ میں سے خاص ہے اور فرض میں نہیں وہ کہتے ہیں کہ حرام جو ہے وہ لوگوں کی میل کچیل ہے اور وہ فرضی زکوۃ ہے نہ کہ نفلی صدقہ (؟) میں کہا ہے کہ نفلی صدقہ کو ہبہ ہدیہ اور وقف پر قیاس کیا گیا ہے امام ابو یوسف اور ابو العباس نے کیا نفل صدقہ بھی ان پر فرضی زکوۃ کی طرح حرام ہے کیونکہ دلیل میں نفلی اور فرضی کا امتیاز نہیں کیا گیا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے اس (سے معلوم ہوتا ہے نفلی صدقہ لینا ان کو جائز ہے فرضی نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد : 2 ،کتاب الزکوٰۃ والصدقات : صفحہ :72

محدث فتویٰ